مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میرے شادی کے کچھ عرصہ بعد میں نے ایک میسج کے ذریعے اپنی بیوی کو طلاق دی (i divorce you) پھر کچھ عرصہ کے بعد ہمارا دوبارہ رابطہ ہوا اور ہم نے مل کر اپنے تعلقات کو ٹھیک کیا اور مسجد میں جا کر دوبارہ نکاح کیا، کچھ عرصہ کے بعد پھر سے ہمارے درمیان کچھ مسائل پیدا ہوئے اور میں نے ایک کاغذ پر طلاق لکھ کر بھیج دی، کیونکہ میں بیرون ملک نوکری کرتا ہوں، اس لئے میں نے اپنے بھائی کو ایک سادہ کاغذ پر اپنے دستخط کر کے دے دیا، کہ آپ کو میری غیر موجودگی میں کسی قانونی کارروائی کی ضرورت ہو تو اس کاغذ کو استعمال کریں، لیکن طلاق کا کاغذ جب خاتون کے پاس پہنچا، تو انہوں نے عدالت میں تین دن بعد ہی کیس دائر کر دیا، اس کی وجہ سے میں نے بھائی کو منع کر دیا، کہ مزید طلاق کا کاغذ نہ بھجوائیں، پھر میں نے خاتون سے رابطہ کیا اور معاملات کو ٹھیک کرنا چاہا، لیکن خاتون اس بات پر رضامند نہیں ہو رہی تھی، معاملات ٹھیک کرنے کے دوران میرے بھائی نے مجھ سے پوچھے بغیر، میرے دستخط شدہ کاغذ پر طلاق لکھوا کر بھیج دی، پھر لڑکی والوں نے یونین کونسل سے جا کر طلاق کا سرٹیفکیٹ لے لیا۔ اس سارے معاملے کو تین سال گزر گئے۔ مفتی صاحب اب ہم اپنے تمام معاملات کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

بیوی کا بیان: پہلی طلاق رجعی میسج پر دی تھی، پھر تقریباً چار ماہ بعد دوبارہ نکاح ہوا تھا، اس کے تین چار ماہ بعد دوسری طلاق کا نوٹس دیا تھا پھر ہم نے عدالت میں کیس کر دیا، تو ایک ماہ بعد تیسرا نوٹس کنٹونمنٹ بورڈ میں ان کے بھائی نے بھیجا۔

اس میں صرف ایک طلاق لکھی تھی، ایک سے زیادہ طلاقیں نہیں تھیں

وضاحت: سائل نے خالی کاغذ پر دستخط کر کے بھائی کو دیا تھا کہ اگر ضرورت پڑے اس کو استعمال کر لیں، پھر ان کو منع کر دیا کہ طلاق نہیں بھیجنی، بھائی نے میرے کہے بغیر کاغذ پر لکھوا کر طلاق بھیج دی۔ عدالتی کیس میں صلح ہو گئی تھی۔

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان سائل نے پہلے ایک طلاق دے کر دوبارہ نکاح کیا، پھر دوسری طلاق کا نوٹس بھیجا، لڑکی والوں کی طرف سے عدالت میں کیس کرنے کی وجہ سے سائل نے اپنے بھائی کو مزید طلاق بھجوانے سے منع کر دیا، مگر سائل کے اپنے وکیل (بھائی) کو معزول کرنے کے باوجود اس نے تیسری طلاق کا نوٹس بھی بھیج دیا۔ جس کا حکم یہ ہے کہ سائل کے بھائی کی طرف سے بھی بھیجا گئی تیسری طلاق شرعانافذ نہیں ہوئی۔ لہذا صورت مسئولہ میں سائل کی بیوی دو طلاق کے ساتھ بائنہ ہو گئی۔ اب فریقین کی باہمی رضامندی سے دوبارہ شرعی طریقے پر نکاح ہو سکتا ہے، تاہم اس نکاح کے بعد آئندہ سائل کے پاس صرف ایک طلاق کا حق باقی ہو گا۔

١. كما في القرآن الكريم . (سورة البقرة ٢٢٩)
الطلاق مرتن فامساك بمعروف او تسريح باحسان .
٢.عن سماكٌ قال: سمعت عكرمةً يقول: الطلاق مرتان: فإمساک بمعروف، أو تسريح باحسان، قال: إذا طلق الرجل امرأته واحدة فإن شاء نكحها، وإذا طلقها ثنتين فإن شاء نكحها، فإذا طلقها ثلاثاً فلا تحل له حتى تنكح زوجاً غيره۔ (المصنف لابن أبي شيبة، ما قالوا في الطلاق مرتان مؤسسة علوم القرآن بيروت ١٩٧/١٠، رقم:١٩٥٦٤)
٣.عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا طلق الرجل امرأته فهو أحق برجعتها، حتى تغتسل من الحيضة الثالثة في الواحدة والثنتين۔ (السنن الكبرىٰ للبيهقي ١١۔٣٧٧ رقم: ١٥٧٩٩)
٤. وإذا انقضت العدة، فقد بطل حق المراجعة۔ (الفتاوىٰ التاتارخانية ٥۔١٤٣ زكريا).
٥. كما في جوهرة النيره كتاب الرجعة.(٢/١٢٧)
وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك أو لم ترض، انما شرط بقائها في العدة لأنها إذا انقضت زال الملك و حقوقه فلا تصح الرجعة بعد ذلك۔
٦. وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه۔ (شامي ٤۔٤٥٦ زكريا، الفتاوىٰ الهندية ١۔٣٧٩ زكريا)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

٢٣/صفر المظفر/١٤٤٤ھ

20/ستمبر/2022ء

دار الافتاء — الجامعة الاشرفية

الجواب صحیح
١٤٤٤/٢/٢٣ھ
٢٠٢٢/٩/٢٠ء

الجواب صحیح